یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

[illegible]

نمبر ۲۴ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	للعہ
رؤسا وجاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	للعہ
" ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

آریہ مسافر کی تہذیب (قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا) ۱
خانپوری قاضی صاحب ۲
انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں میری تقریر ۳
اتفاق کی ایک مثال ۴
قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین اور الحکم) ۴
قادیانی مباحثہ ۵
مسافر آگرہ خبردار ۵
جنگ میں اسلام کی صداقت ۶
قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور ۶
پیغام محمدی ۷
آریوں کے باپ۔ معاف کرلیں آپ ۷
علمائے کرام توجہ فرمادیں ۷
مسئلہ نبوت اور ارتقاء ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر۸ بابت فسخ نکاح مفقود ۹
دنیا ودین (۱۲) منقولات (۱۳) خبریں (۱۴) اشتہارات ۱۵-۱۶

آریہ مسافر کی تہذیب

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا

مذہبی رسائل اور اخبارات کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ مذہب کی حمایت میں خود مذہب کی ہدایت سے باہر نہوں ورنہ کہا اور سمجھا جائیگا کہ یہ مذہب کی حمایت نہیں بلکہ اپنے نفس کا دل بہلاوا ہے۔ مذہب کے علاوہ گورنمنٹ کا قانون پریس ایکٹ بھی انسان کو کافی سے زیادہ سیدھا رکھتا ہے مگر جن لوگوں کی عادات اتنی کج ہوں جن کی بابت خدا کا قدرتی قانون ہے مَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ اُن کو نہ کوئی مذہبی ہدایت فائدہ دے سکتی ہے نہ سرکاری قانون۔ کیونکہ وہ اپنی طبیعت میں بے بس ہوتے ہیں کسی کی بیجا دل آزاری کرتے ہوئے بقول ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست

اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہمنے کیا کیا۔ ایسے اشخاص کسی سوسائٹی میں ہوں باعث عزت نہیں ہوتے بلکہ موجب عار اور باعث ننگ ہونے چاہئیں۔

آج جس مضمون کی طرف ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کو عموماً اور لالہ منشی رام جی کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں وہ رسالہ آریہ مسافر کے شہید نمبر میں دھرم دیو (گروکل) کے قلم سے نکلا ہے۔ راقم مذکور نے اُس میں پنڈت لیکھرام کی موت کو تمام دنیا کے برگزیدوں کی موت پر ترجیح دی ہے۔ ہمکو اس کے برا ماننے کا کوئی حق نہیں جس کا جس کو اعتقاد ہوتا ہے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ اپنی دوکان کی چیزوں کو سراہنا ہر ایک کا حق ہے مگر دوسری دکان کی نسبت غلط خیالات پھیلانا تو کسی طرح جائز نہیں۔ خصوصاً ایسے خیالات کہ اُس دوکان کی بابت یہ مشہور

گلزار احمدی۔ مساعی الحیوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت ۱۲ ہر سہ جلد للعہ رعایتی للعہ (منیجر)

کیا جائے کہ اس کی مٹھائی میں زہر ہے۔ ایسا کرنے والا تو غالباً آریہ سماج میں بھی قابل عزت نہ ہوگا گو دفع الوقتی کے لئے اسے کچھ نہ کہا جائے۔

اب سنئے مہاشہ دھرم دیو اپنے شہید کے ذکر میں کیا لکھتے ہیں جسپر ہم گورنمنٹ کو توجہ دلانے کی حاجت نہیں جانتے کیونکہ اس کے معلومات کے وسائل ہمارے سے خود وسیع ہیں۔ ہاں آریہ پبلک ہی کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے آرگن کو دیکھے۔

مہاشہ دھرم دیو لکھتے ہیں:۔

آہ۔ غور کرو کہ سکندر فاتح نے کس موذی شراب سے بے بس ہوکر دم توڑا۔ اور لٹیرے غزنوی نے ہیرے لعلوں کو دیکھتے اور روتے ہوئے اجل کا رستہ لیا۔ غوری اپنے غلیم کے نشانہ سے تڑپ کر رہ گیا۔ امریکہ کے فاتح متحدہ کی بنیاد ڈالنے والا واشنگٹن ایک باغی کے چھرے سے ڈھیر ہوگیا۔ آہ! جانباز نپولین جنگجو نپولین نے بیماری کے پلنگ پر آخری سانس نکال دیا حضرت عیسےٰ سُولی کا نشانہ بنا۔ محمد اپنے پیروں کے ختنے سے مرا۔ صفحہ ۴۹

اہلحدیث۔ جس حقارت اور کمینہ پن سے دنیا کے مصلح اعظم اور مسلمانوں کے ہادی، فخر آدم، افتخار بنی آدم، سید الانبیاء احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا ہے ہمیں اس کا بھی اتنا ملال نہیں جتنا کہ اس غلط بلکہ صریح جھوٹ واقعہ سے رنج ہے جو ہمارے حضور پر نور کے انتقال کا سبب بنایا گیا ہے۔

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت جو چاہیں کہیں۔ شائد سومنات کا بدلہ اسی طرح نکل سکے مگر اس کو بھی لٹیرا کہنا خدا معلوم کس زمانہ کی آریہ تہذیب ہے۔ نامہ نگار اگر آرین قوم کی تاریخ سے واقف ہوتا جب وہ پنجاب میں آئے اور آکر انہوں نے یہاں کے لوگوں پر فتوحات شروع کیں تو یہاں تک لوٹا کہ ان بیچاروں کو ہمیشہ کے لئے شودر کا معزز عہدہ دے کر قانون بنایا گیا کہ شودر کو ایشور نے ہماری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی محنت سے کہیں چار پیسے جمع کر لے تو راجہ اس سے چھین لے (منو ۱۰ کا ۱۲۹) کیا سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والے اپنے راجاؤں ہاں آرین قوم کے مہاتماؤں کے واقعات محمود سے اچھے بتلا سکتے ہیں۔ ہم اس سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک راجہ یا بادشاہ کی باقاعدہ فتوحات اور سلطان محمود غزنوی کی فتوحات میں کیا فرق ہے۔ راجہ کی فتوحات میں سب کچھ لوٹ لینے کا حکم خود منوجی نے دیا ہے یہانتک کہ عورتوں کو بھی لوٹ لیں (منو ۵ کا ۹۶-۹۸) پھر کس منہ سے راقم مضمون سلطان محمود کو لٹیرا کہتا ہے۔ کیا ایسا کہنے سے وہ اسکی فتوحات کو مبدل بشکست کر سکیگا؟

یاد رکھو شریف اور بہادر لوگ مخالف بہادر کی ہمیشہ عزت کیا کرتے ہیں۔ یہ ایک کمینہ پن بلکہ بزدلانہ حرکت ہے کہ اپنے مخالف خصوصاً مردہ مخالف کو برائی اور حقارت سے یاد کیا جائے مگر افسوس ہے کہ لوگ مذہبی تعصب میں اس کا خیال نہیں کرتے۔

آریہ مسافر کا ہیرو پنڈت لیکھرام جب مرا ہے تو ہندوؤں کی طرف سے اس کی زندگی پر جو ریویو کیا گیا تھا اس کو ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ اصلی لفظوں میں دکھا کر نامہ نگار کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس آئینہ میں نظر کرے۔

پنڈت لیکھرام کی بابت اڈیٹر رسالہ سناتن دھرم گزٹ لاہور نے رائے ظاہر کی تھی۔

یہ مسلم واقع ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی اور فحش زبانی کے لئے مشہور تھا اور عام اہل ہنود کے خلاف وہ ایسی مغلظات کا استعمال کرتا تھا کہ ہندوؤں کو اس کی صورت اور اسکے نام سے نفرت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کھانا پینا بھی ہضم نہیں ہوتا تھا۔ جب تک ہندوؤں کے دیوتاؤں، اوتاروں، بزرگوں اور قابل پرستش صاحبان کو پانی پی پی کر کوس نہ لیوے۔ اس نے اہل ہنود میں ایسی نفرت پھیلائی ہوئی تھی کہ اس کے نام سے تمام اہل ہنود (سوائے معدودے چند آریوں کے) دل و جان سے بیزار تھے اور صاف کہتے تھے کہ ہندوؤں کے گھروں میں اس خیال والا آدمی کس طرح پیدا ہوگیا (سناتن دھرم گزٹ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

ہم نہیں کہہ سکتے یہ رائے کہاں تک صحیح ہے ہماری غرض اس کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والوں کو مخالف راؤں کا اندازہ کرا دیں اور بتلا دیں کہ ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

اخیر میں ہم اپنا مطالبہ کھلے لفظوں میں لکھکر آریہ نامہ نگار اور دیگر آریہ مصنفین کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بیہودہ بلکہ لغو اور سراسر دل آزار دعوے کا ثبوت دیں کہ

"محمد اپنے پیروں کے ختنے سے مرا"

اگر ثبوت نہیں رکھتے تو اپنے چھوٹے ہول کو یاد کر کے صاف لفظوں میں اس کو واپس لیکر مسلمانوں سے (جن کی اس بیہودہ فقرہ سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے) کھلے لفظوں میں معافی مانگیں ورنہ تاموت ان کا پیچھا نہ چھوٹے گا ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمها

خانپوری قاضی صاحب

گو اہل جونپور فخر کرتے ہونگے کہ ہم میں ایک شخص ایسا مشہور ہے کہ اس کو جونپوری قاضی کہا کرتے ہیں پنجاب کا قصبہ خانپور بھی اس فخر میں کم نہیں کہ اسکا بھی ایک فرزند دنیا میں جونپوری قاضی سے کم نہیں۔

ان قاضی صاحب سے ہماری مراد قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری مقیم راولپنڈی ہیں۔ آپ کو اس خاکسار سے ایک خاص تعلق ہے۔ پشاور کے جلسہ اہلحدیث کانفرنس پر آپ نے جو بذریعہ اشتہار چند سوال کئے تھے ان کا جواب ارکین کانفرنس کیطرف سے دیا گیا۔ اس کے جواب میں پھر قاضی صاحب کچھ بولے مگر کس شان سے بولے ایسے بولے کہ جونپوری قاضی کی روح پھڑک گئی ہوگی۔

* یہ افلا غالباً "منتلاع" ہے (اہلحدیث)

آپ کا چھوٹا بھیا لکھتا ہے میں نے بڑے بھائی صاحب کو کہا کہ آپ ثناء اللہ کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ تو بھائی صاحب نے فرمایا اور کیا خوب فرمایا۔

ثناء اللہ میرا مخاطب نہیں ×× وہ ملزم ہے ہمارا۔ ہمنے اسپر استغاثہ دائر کیا کانفرنس اہلحدیث* کے پاس اور میں منتظر جواب کا ہوں اُن سے پس میں اُن کو چھوڑ کر اس ملزم کو کس طرح مخاطب بنالوں یہ عقل سے بعید ہے۔ (التحریر جلی)

اسی طرح کی اور بھی چند وجوہ ہیں جن سے ثابت کرنا یا بالفاظ دیگر مجھ سے جان چھڑانا چاہا ہے کہ مجھ سے اُن کا خطاب نہیں کیونکہ مجھپر اُن کا الزام ہے جس کی وجہ سے میں ملزم ہوں۔

مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان قاضی صاحب کی یہ تقریر کس اصول پر مبنی ہے۔ شرعی اصول پر۔ یا مروجہ قانون پر۔ شرعی اصول یہ ہے کہ جسپر الزام لگایا جائے وہ جواب دے جس سے اُس کا الزام رفع ہو قانون انگریزی بھی یہی ہے کہ ملزم جواب دیتا ہے جس کا سننا مستغیث پر ضروری ہے مگر قاضی صاحب کی یہ عجیب منطق ہے کہ ملزم سے جواب نہیں سُنتے۔ بلکہ اُس کو مخاطب ہی نہیں جانتے۔

اچھا قاضی صاحب! آپ نے جو مولوی غازی (مرید پیر صاحب گولڑہ) پر استغاثہ کیا تھا تو وہ آپ کے ملزم تھے یا نہ؟ تو کیا اُن کے جواب کو آپ نہ سُنتے۔ یا سُنکر جواب نہ دیتے؟ واللہ اگر آپ ایسا کرتے تو واقعی آپ کو جو غیور بھیجدیا جاتا۔

یہ ہے ہمارے بڑے مولانا صاحب اور قاضی صاحب کی قابلیت اور انصاف کا نمونہ جو اہل علم کے جانچنے کو ایک مثال ہے۔ کیا عجیب انصاف اور دیانت ہے کہ جس کے برخلاف کوئی تحریر شائع کی جب اُسنے جواب دیا اور خود اُس کے جواب سے عاجز ہوئے تو کہدیا ہم اُسکو مخاطب نہیں کرینگے کیونکہ وہ ہمارا ملزم ہے۔ واہ کیا کہنے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

زاہد نداشت تاب جمالِ پری رُخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انجمن حمایت اسلام لاہور

کے جلسہ میں میری تقریر

۳ اپریل کو جو لاہور کے جلسے میں میری تقریر ہوئی۔ اُس کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" اس تقریر کو لاہور کے اخباروں نے اپنے اپنے مذاق اور فہم کے مطابق مختلف الفاظ میں شائع کیا۔ بعض نے کچھ۔ بعض نے کچھ۔ اس لیے ضروری ہوا کہ میں اپنی تقریر کو مختصر لفظوں میں خود شائع کر دوں۔

میں نے شروع میں آیت کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ پڑھی۔ اس آیت کی تفسیر میں میں نے کہا کہ محمد رسول اللہ کے ساتھ ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اُن کی رسالت کا قائل ہو۔ اس کی دلی پہچان یہ ہے کہ آج اگر ہم سُن پاویں کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبر شریف سے نکل کر خود جماعت کراتے ہیں تو کون کلمہ گو ہے جس کا دل نہ چاہیگا کہ میں اُڑ کر مدینہ منورہ میں پہنچوں۔ جس دل میں یہ شوق پیدا ہو پس وہ اس آیت کے مطابق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ میں داخل ہے۔ یہ بھی کہا "یہ سچ ہے کہ ان ساتھ والوں میں کوئی اعلےٰ درجہ کا متقی ہے کوئی میرے جیسا ہیچکارہ بھی ہے۔ مگر اس وصف (مَعَهٗ) میں سب شریک ہیں۔ اس کی تفسیر کے بعد میں نے کہا یہی لوگ جو وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ہیں ان کی بابت اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہ آپس میں رحماء (سلوک مروت کرتے) ہیں۔

اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطۂ محمدیت پر جو درجہ ہے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کا سب شریک ہیں اس لئے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے مگر اس نقطۂ محمدیت کے لحاظ سے اُن کو باہمی رحما ہونا چاہئے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں۔ مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔

پھر میں نے اور ترقی کرکے کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله ان اشتکی راسه اشتکی کله۔ یعنی تمام دنیا کے مسلمان ایک شخص کے جسم کی طرح ہیں۔ جسکی آنکھ دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ سر دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ کیا مسلمانوں نے اسپر عمل کیا؟ لاہور والو! تمہارے شہر کو باہر والے اسلامی ملک جانتے ہیں۔ کیا تم ایسے ہو تمہارے اختلافات علماء کے اختلافات سے بھی بڑھ گئے ایک مسلمان کے گھر میں آگ لگتی ہے تو دوسرا خوش ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کسی ناگہانی بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو دوسرے خوش ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے اختلافات چھوڑ دو نہیں نہیں لڑو اور خوب لڑو مگر ایک گلے کے کتوں سے تو زیادہ نہ لڑو۔ جو باوجود لڑنے کے مشترک دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جاتے ہیں۔ بھائیو! ہمارا بھی کوئی مشترک دشمن ہے۔ اگر کوئی نہیں شیطان تو ہے۔ پس بحکم وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ نقطۂ محمدیہ پر نظر ڈال کر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا خیال رکھا کرو۔ یاد رکھو ایک مسلمان کو ایران میں تکلیف ہے میرے دل میں اُس کا صدمہ نہیں تو مجھے ایمان کی فکر ہونی چاہئے۔ غرض مختصر یہ ہے کہ مسلمان سارے کے سارے ایک جسم کی مانند ہیں جس کے کسی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا بدن دُکھتا ہے۔ اخیر میں مولانا حالی کا مسدس پڑھکر ختم کر دیا ؎

ہمارا یہ حق تھا کہ ہم یار ہوتے
مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک کے باہم مددگار ہوتے
غم قوم میں سینہ افگار ہوتے

جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

یہ ہے اختصار اُس تقریر کا جو جلسہ میں میں نے کی تھی ہمیشہ سے میرا یہی مذہب اور یہی مسلک اور یہی برتاؤ ہے

الحمدللہ۔

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۲ر (مینیجر)

---

* کیا سفید جھوٹ ہے۔ بھلا اگر ممبران کانفرنس کے پاس استغاثہ کیا تھا تو اُن کو بھی اپنی فتوے میں کیوں شامل کیا جس میں مجھکو کیا تھا اتنی کذب بیانی اور حیلہ جوئی؟ (اہلحدیث)

اتفاق کی ایک مثال

گزشتہ جلسہ علیگڈھ کے موقع پر میں نے اتفاق اور اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اتحاد تو ممکن نہیں اتفاق ممکن بلکہ واقع ہے اس کی بہت سی مثالیں دی تھیں۔ تقریر کے بعد اہل علم کو اس پر رائے زنی کا موقع بھی دیا تھا جس پر بعض علماء نے نیک نیتی سے مخالفت بھی کی جس کا جواب اسی وقت دیا گیا۔ مگر آج ہمارے ہاتھ ایک مطبوعہ فتوےٰ آیا ہے جو افسوس اُس وقت ہاتھ میں ہوتا تو سارا جھگڑا ہی طے ہو جاتا۔ جن علماء نے مخلصانہ طور پر اس وقت مخالفوں سے مشترکہ کام میں اتفاق کرنے کی مخالفت کی تھی خود اُن کے بھی دستخط اس فتوے پر ہیں۔ یہ فتوےٰ ایک زمین کے وقف للمسجد ہونے کا ہے جس کو حنفی علماء نے لکھا اور اہلحدیثوں نے اُس کی تصدیق کی۔ بہر حال وہ فتوےٰ مطبوعہ درج ذیل ہے:-

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت مسئولہ میں کہ ایک شخص نے اپنا مکان مسجد بنانے کیلئے وقف للہ کر دیا تاکہ احاطۂ مکان جہاں تک ہے اُس میں مسجد بنائی جائے اور ذکر اللہ سے وہ موضع آباد ہو۔ اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں نے اس مکان کو مسجد بنانے کے لئے وقف کر دیا۔ اب اس وقف کو توڑ سکتا ہے یا نہیں اور فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب | امام ابو یوسف کی روایت کے مطابق وقف بالقول صحیح ہے پس صورت مسئولہ میں یہ وقف صحیح ہو گیا اور اب اُسے جائز نہیں کہ اُسے فروخت کرے واذا کان الملک یزول عندھما یزول بالقول عند ابی یوسفؒ وھو قول الائمۃ الثلاثۃ وھو قول اکثر اھل العلم وعلی ھذا مشائخ بلخ وفی المنیۃ وعلیہ الفتویٰ کذا فی فتح القدیر وعلیہ الفتوےٰ کذا فی السراج الوہاج انتھی (عالمگیری) وفی الدر المنتقی وقدم فی التنویر والدرر والوقایۃ وغیرھا قول ابی یوسف وعلمت ارجحیتہ فی الوقف والقضاء اھ (رد المختار) واللہ اعلم

کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ
مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح — سید محمد عبد السلام غفرلہٗ
الجواب صحیح — سید محمد ابو الحسن

الجواب صحیح والرأی نجیح
ابو محمد عبد الوہاب ملتانی صدر بازار دہلی

الجواب صواب
بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صواب
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح
عبد العزیز رحیم آبادی

الجواب صحیح
احقر سیف الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

لاشک ان الوقف صحیح
حررہ عبید الرحمن کفاہ المنان مقیم دہلی

الجواب صحیح
محمد کرامت اللہ عفا عنہ دہلوی

الجواب صحیح
محمد ابراہیم دہلوی

الجواب صحیح
کتبہ محمد عبد اللہ ۹ شوال ۱۳۳۱ھ

الجواب صحیح
عبد الرحمن مدرس مدرسہ سید نذیر حسین واقع پھاٹک حبش خان دہلی۔

المجیب مصیب
ابو محمد عبد الجبار کھنڈیلوی مقیم دہلی

اس فتوے کے اول مفتی حنفی علماء ہیں دلیل میں کتب فقہ کا حوالہ ہے نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ مگر چونکہ اہل حدیث علماء کے نزدیک بھی یہی حق تھا اس لئے کسی اہلحدیث عالم نے دستخط اور تصحیح کرنے سے انکار نہیں کیا۔ یہی میری مراد تھی اور ہے کہ جو کام مجھ میں اور میرے مخالف میں برابر کا متفق علیہ ہو اُس میں شریک ہونے سے اس لئے نہیں ہٹنا چاہئے کہ وہ میرا مخالف ہے میں اُس کے ساتھ اس متفقہ کام میں بھی کیوں ملوں۔ بس یہی فتوےٰ ایک کافی نظیر اور ان علماء کی وسعت ظرفی کی کافی دلیل ہے۔

خدا مسلمانوں کو نیک سمجھ اور بوجھ عطا کرے کہ وہ اختلاف اور مخالفت میں تمیز کر کے لَا تَعْتَدُوْا کو ہمیشہ ملحوظ رکھا کریں جس روز مسلمانوں کو یہ سمجھ آ جائیگی اُسی روز اُن کے دن بھلے ہو جاوینگے واللہ الھادی۔

قادیانی مشن

(خواجہ کمال الدین اور الحکم)

اہلحدیث کے ناظرین جانتے ہونگے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر آئے ہیں باوجود مخالفت مذہبی کے اہلحدیث میں اُن کے مشن کی ہمیشہ تائید ہوتی رہی کیونکہ ہم نے اسلام کا خلاصہ جو سمجھا ہے وہ یہ ہے:-

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (الآیۃ)

جب بولو عدل سے بولو"

مگر قادیانی اخبار ہمیشہ خواجہ صاحب کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون نکلا ہے جو یہ ہے:-

| خواجہ صاحب کے سفر کی برکات | ناظرین تعجب کرینگے کہ سلسلہ احمدیہ کی خبروں |

کے ضمن میں یہ نوٹ کیوں درج کیا جاتا ہے مگر اسے پڑھکر اُن کا تعجب دور ہو جائیگا خواجہ صاحب کبھی دینی معلومات اور علم صحیح میں ممتاز یا مشار الیہ نہیں ہوئے۔ ولایت سے آکر ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حکم صریح کے خلاف دست سوال دراز کرنے کے لئے نکلے تو اپنے خیال میں ایک باخبر رفیق کو بھی جو تنخواہ دار ہے ساتھ لیا۔ تاکہ احمدیوں کو گمراہ کرنے میں ان کا ممد و معاون ہو٭ خواجہ صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ اپنی

٭ شکر ہے کہ قادیانی پارٹی کے نزدیک لاہوری پارٹی مع خواجہ صاحب اب مرزائی نہیں ہے (خدا ایسا ہی کرے)۔ (اہلحدیث)

(۴۹۷)

ahmadimuslim.de

سفروں اور کامیابیوں کے حالات اخبارات میں شائع کرایا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ اُن کی کارناموں کو شائع کرنے والے اخباروں کی کمی ہے۔ اور تعجب ہے کہ وہ غلغلہ جو خواجہ صاحب کی ولایت میں موجودگی کے وقت ان کے کارناموں کا بلند تھا۔ آج ہندستان میں ان کی موجودگی میں خاموش ہے اسلئے پرائیویٹ اطلاعوں سے کام لیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے رفیق نے دہلی کی کامیابی کا تو کوئی ذکر نہیں کیا، کانپور، لکھنؤ کی کامیابیوں کا اظہار کیا کہ کانپور کے تمام احمدی ان کے ساتھ ہو گئے۔ اس کذب صریح کی تردید بابو معراج الدین احمدیوں بھیجتے ہیں "مجھے اس شخص پر سخت افسوس ہے کہ اُس نے سخت غلط بیانی اور افترا سے کام لیا ہے کانپور کی جماعت میں سے کوئی شخص ان کے ساتھ نہیں ہوا۔ اور نہ لاہور والے اس بات کی توقع رکھیں کہ یہاں کی جماعت میں سے کوئی ان کے ساتھ ہو جاوے"

لکھنؤ کے متعلق بھی ایسی ہی چالاکی سے کام لیا گیا ہے وہاں سے جو خطوط آئے ہیں سو وہ اس کذب صریح کی تردید کرتے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ان واقعات کو پبلک کریں اور مولوی عبدالشکور صاحب سے مباحثہ کر کے خواجہ صاحب جس قابلیت کے ساتھ بھاگے ہیں وہ لاہوری جماعت کو ہمیشہ یاد رہیگی لکھنؤ کے دست سوال پر ایک پرجوش احمدی نے خواجہ صاحب کی ناکامی کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے ؎

خواجہ! کیا ملا عرض مدعا کرکے
بات بھی کھوئی التجا کرکے

اہلحدیث:- اس قسم کے واقعات پر ہم لاہوری پارٹی سے سوال کرتے ہیں کہ ہم لوگ تو باوجود مسیح موعود کی صحبت سے بے نصیب ہونے کے اعدل طریق پر ہوں اور قادیانی پارٹی باوجود فنا فی المسیح ہونے کے یا خلاق رکھتی ہو کہ محض اختلاف کی وجہ سے اس قدر آگے بڑھ جاویں کہ اپنے ہی بازو کو کاٹیں۔ تو مسیح موعود سے اُن کو کیا ملا اور انہوں نے کیا سیکھا۔ کیا وہی مثل صادق ہوئی:-

"تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

قادیانی مباحثہ

گو قادیانی مشن بلکہ اس کے بانی سے ہمیشہ ہمارا مباحثہ ہوتا رہا یہاں تک کہ بانیِ مشن نے اسی مباحثہ سے تنگ آکر ۱۵ر اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ کا اعلان بھی کیا تھا جو خدا کے فضل سے سچوں کیلئے موجب ازدیاد یقین ہوا۔ الحمد للہ۔ مگر مرزا صاحب کے بعد جو اُن کے مریدوں میں اختلاف ہوا تو ہم نے لکھا تھا کہ تمہاری مصالحت کی صورت یہ ہے کہ تم دونوں مل کر ہم سے مباحثہ کرو تاکہ تم دونوں میں مصالحت ہو جائے۔ اس تجویز کو قادیانی پارٹی نے یوں تو نہ مانا کہ ہم دونوں ملکر مباحثہ کرینگے ہاں صرف اپنی طرف سے منظور کیا چنانچہ ۲۶ر مارچ کے اہلحدیث میں ہم نے بھی منظوری دیدی۔

مگر الفضل نے ۳۰ر مارچ کے پرچہ میں (جو ۷ر اپریل کو ہمیں ملا ہے) بہت سے شرائط ایسی بیکار لکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحث کرنا نہیں چاہتے اور کہکر شاید پچھتاتے ہیں۔

ہم نے مدلل اور مفصل لکھا تھا (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۲۶ مارچ صفحہ ۹) کہ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں اور دلائل سے اس کو صحیح جانتے ہیں۔ پس ہم بھی آپ سے یہی پوچھتے ہیں کہ ہمکو اپنا یہ دعوے سمجھا دیں۔ ہاں آپ کا اختیار ہے کہ اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے جس جس مقدمہ سے چاہیں کام لیں ہمارا حق ہوگا جس مقدمہ (دلیل) پر چاہینگے بحکم علم مناظرہ ہم اعتراض کرینگے آپ کا حق نہ ہوگا کہ ہمکو اعتراض کی تلقین کریں مگر قادیانی اور حق پسند ایڈیٹر الفضل نے اُسپر سے آپ لکھا کہ مباحثہ دو روز ہوگا پہلے روز وفات حیات مسیح پر کیوں؟ آ بیل مجھے مار اسے جناب علم مناظرہ کا مطالعہ کیجیے مستدل کا حق نہیں کہ جزو دلیل کو خود ہی مبحث بناوے اور سائل کو تلقین کرنے بیٹھے کہ اسپر اعتراض کرو۔ ممکن ہے سائل اس پر اعتراض کرے یا قصر مسافت کی نسبت سے کسی اور آسان طریق سے مدعی کی دلیل کو توڑ دے آپ کون ہو کہ سائل کو سکھاویں اور مجبور کریں کہ فلاں دلیل کے اس جزو پر بحث کرو۔ واہ سبحان اللہ۔ قادیانی مشن نے دینیات میں تو تجدید کی تھی معقولات میں بھی ایجاد سے نہیں رُکے پس سنئے آپ نے جو لکھا ہے:-

ہم اس دعوے (مسیحیت مرزا) کو علی منہاجِ نبوت ثبوت دینے کے لئے بفضلہ ہر وقت تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں (الفضل ۱۴ر مارچ)

پس اب اپنی تیاری کو پورا کیجیے اور ابھی سے مبحث کو نہ بدلئے۔ آپ اس دعوے (مسیحیت مرزا) کا ثبوت دینے کو تیار رہیں تو ہم سننے کو حاضر ہیں۔

ہاں یہ خوب کہی

رامپور میں اسی طرح بحث شروع ہوئی تھی کہ پہلے وفات حیات مسیح پر مباحثہ ہوا تھا اور بعد میں صداقت پر۔ اور وہاں مناظر خود مولوی ثناء اللہ صاحب تھے (الفضل ۳ مارچ)

کیا خوب! اے جناب رامپور ہی کا تو تجربہ ہے کہ آپ لوگ ادہر اُدہر کی کہکر وقت ضائع کرینگے اور اصل مطلب پر نہ آوینگے۔ یہی تو آج تک افسوس رہا کہ آپ لوگ رامپور جیسے باامن مقام میں بھی صداقت مرزا کی بحث کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے تیسرے روز ہر چند زور سے فرمایا کہ وفات مسیح کا مسئلہ ایک حد تک پہنچ گیا ہے اب صداقت مرزا پر بحث ہونی چاہئے مگر آپ لوگوں نے ایک نہ سُنی۔ آخر دوسری روز بوریا بسترہ باندھکر رامپور کو مخاطب کرتے ہوئے تشریف لیگئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

(۳۱۶)

پس آپ لوگوں کی عادت مستمرہ دیکھا اور تجربہ کر کے اس دفعہ اس معقول صورت پر زور دیا جاتا ہے کہ آپ نے جس دعوے کے ثبوت دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے بس وہی دعوے ہے اُسی کے ثبوت میں آپ جو چاہیں کہیں بحث وہی ہوگا دوسرا نہیں ہوگا

تعیین بحث کے بعد باقی شرائط طے ہونگی ثبت العرش ثم النقش۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا

"مولوی ثناء اللہ صاحب کی تاریخ سے ہم ناواقف نہیں باوجود اس علم کے کہ ان کے مباحثات کا اسلوب اور طرز کیا ہوتا ہے اور کہاں تک ان کی غرض اظہار حق وحمایت صداقت ہوتی ہے اور کس حد تک وہ اخلاص پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہم نے ان کے چیلنج مباحثہ منظور کرنے میں غلطی نہیں کھائی" (۳۰ مارچ)

خوش اسلوب اور حمایت حق کے معنے میں مرزا صاحب سے بیعت کرنا اگر داخل ہے تو میں مانتا ہوں کہ میرا اسلوب اچھا نہیں۔ اور اگر اس کے بغیر بھی خوش اسلوبی اور حمایت حق ہو سکتی ہے تو میں اُسی مباحثہ رامپور کے متعلق ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کا سرٹیفکٹ پیش کرتا ہوں جس سے میری خوش اسلوبی کا ثبوت ہو سکیگا۔ حضور نواب صاحب فرماتے ہیں:-

"رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سُنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اُسے بدلائل ثابت کیا ہم اُن کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے"

(دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر)

محمد حامد علیخان

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ر

الہامات مرزا مرزا صاحب کے الہاموں کی مفصل تردید معہ حوالہ آئینہ حق نما۔ قابل دید ہے قیمت ۵ر (مینیجر)

مُسافر آگرہ خبردار

اہلحدیث کے پچھلے پرچوں میں قادیانی پارٹی سے مباحثہ کا اعلان دیکھکر مسافر آگرہ کو بھی شوق ہوا کہ ہم بھی اس میں دخل دیں۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کی بحث تو آپ لوگوں کا اندرونی جھگڑا ہے اس سے فارغ ہوکر ہم سے بھی بحث کرنی ہوگی۔ ہمارا سوال نبوت احمدیہ نہیں ہوگا بلکہ رسالت محمدیہ پر ہوگا یہ بھی لکھا کہ اس کام کے لئے ہمیں جہاں چاہو بلالو۔

مہاشہ جی کو واضح ہو کہ اہلحدیث اپنی طرف سے اعلان کرتا ہے کہ ہم دونوں مرزا صاحب کی نبوت کو سردست الگ کر دینگے آپ بیشک امرتسر دفتر اہلحدیث میں تشریف لادیں نان جویں بھی پیش کیجادیگی اور آپ کا سوال بھی حل کر دیا جائیگا۔ اور اگر آپ کو قادیان میں اس سوال کو حل کرانا منظور ہو تو بہت خوب۔ اہلحدیث آپ کو وہاں پہنچانے میں بھی مدد دیگا۔ اور اہل حدیث اس خدمت کو باعث نجات سمجھیگا کہ آپ ہم میں سے کسی سے یہ خدمت لیں ہم میں اس بارے میں آپ کوئی کاوش نہ پاوینگے۔ واقعی نبوت مرزا ہمارا اندرونی جھگڑا ہے جب ہمارا مشترک دشمن سامنے آجاوے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے اُس سے نمٹ لیں۔

مہاشہ جی! اب تک آؤگے؟

یاں کے آنے کا مقرر قاصد وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

جنگ میں اسلام کی صداقت

عرصہ ہوا کہ خبر آئی تھی کہ رُوس میں شراب خوری کی بندش ہوگئی۔ پھر فرانس کی خبر آئی۔ اب آجکل ان دونو سے زیادہ مسرت بخش خبر یہ آرہی ہے کہ ہمارے شاہ معظم نے مع شاہی خاندان کے شراب چھوڑنے کا ارادہ فرمایا اُن کے ساتھ ہی وزیر جنگ لارڈ کچنر نے بھی۔ اور کئی ایک بڑے بڑے لوگوں نے اظہار کیا ہے کہ جنگی ضرورت مقتضی ہے کہ شراب بند کیجائے کام کی کثرت اور کاریگروں کی قلت کیوجہ سے کاریگروں کا وقت مقررہ سے زیادہ لیا جاتا ہے یا وہ شراب نوشی میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اس لئے شراب بندکرنے کی تجویز ہوئی۔ اللہ اکبر وہ ملک جس کی بابت مولانا حالی کا مصرعہ صادق تھا۔

شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
وہی ملک آج اسلام کے حکم

رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (شراب ناپاک ہے اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو)

کی تعمیل کا اعلان کرتا ہے۔ گو اپنے مفاد و مطلب کے لئے کرتا ہے مگر کرتا ہے کیا عجب کہ ہمارے شاہ معظم اور اُن کے وزراء کے دل میں ہمیشہ کے لئے اس ام الخبائث کی خباثت جاگیر ہوجائے اور وہ ہمیشہ کیلئے اُس کو نہ صرف ترک کریں بلکہ اس کے چھوڑنے پر سزا مقرر فرمادیں۔ ٹمپرنس سوسائٹی کو مبارک!

قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور

انجمن کے جلسے میں مہمانوں کے لئے جو انتظام ہوتا ہے بیشک قابل شکریہ ہے۔ مگر تھوڑی سی اُس میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ امید ہے منتظمان جلسہ کو اتنی اصلاح کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس دفعہ ایک امرتسری مہمان کا بسترہ کھویا گیا جس میں ایک قیمتی دھوسہ بھی تھا۔ اس لئے آئندہ کو انجمن کی طرف سے بستروں کے رکھوانے کا وہی انتظام کیا جایا کرے جو ریلوے سٹیشنوں پر ہوتا ہے۔

چند کمروں کے درمیان ایک کمرہ خاص اسباب کے لئے تجویز کیا جائے جس میں مہمان جاتے ہوئے اپنا اسباب رکھدیا کریں جس کی حفاظت کے لئے ایک آدمی دروازے پر موجود رہے۔ اُس اسباب کی شناخت کے لئے وہی طریقہ جاری کیا جائے جو ریلوے سٹیشنوں پر لگیج آفس میں ہوتا ہے۔

سیرۃ البخاری۔ امام بخاری کی سوانح عمری قابل دید ہے قیمت ۱۲ر

ہدایت الزوجین۔ نکاح وطلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر (مینیجر)

پیغام محمدی

(ویدک شاستروں کی فلاسفی نمبر ۳)

ع وہی قاتل وہی مخبر وہی خود منصف بھی
اولیا میرے کریں خون کا دعوے کس پر

منوجی ارقام فرماتے ہیں:-

باؤلا۔ گونگا۔ اندھا۔ بہرا۔ پرند۔ بڈھا۔ ملیچھ عورت۔ مریض۔ ایک عضو نہ رکھنے والا۔ ان سب کو وقت صلاح و مشورہ کے اپنے پاس نہ رکھے (منو [illegible])

یہ سب پہلے جنم کے پاپ سے ایسے ہوئے ہیں اس لئے موقع پاکر بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور پرندا ور بڈھے اور عورت انہوں کی عقل قائم نہیں رہتی۔ اس وجہ سے یہ بھی بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس واسطے وقت مشورہ انتظام ملک کے یہ لوگ پاس نہ رہنے پاویں۔ (منوسمرتی [illegible])

خاکسار:- ناظرین! حوالہ مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ اشخاص مذکورہ بالا اور پرند بھید ظاہر کر دیا کرتے ہیں لہذا ان کو مجلس انتظامی سے باہر نکال دیا جاوے ہم نے اس عبارت کو کئی بار بغور دیکھا۔ لیکن یہہ فلسفہ سمجھ میں نہ آیا کہ باؤلا آدمی اگر صلاح و مشورہ کے وقت موجود ہو تو وہ دوسرے کے واسطے کیا بھید بتلا سکتا ہے جبکہ خود اُس کی عقل ہی درست نہیں ایسے ہی بہرا اگر ایسے وقت موجود ہو تو وہ کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے جبکہ وہ بوجہ بہرہ پن خود سننے اور سمجھنے سے مجبور رہے۔ اسی طرح سے پرند کو لیجئے۔ اگر وہ صلاح و مشورہ کے وقت موجود بھی ہو تو کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے تو وہ انسانی مشورہ کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔ بفرض محال اگر سمجھ بھی لیا تو کہیگا کس سے۔ جبکہ اس میں سمجھنے اور بولنے کا انسان کی طرح مادہ ہی نہیں رہیں عورتیں اور اندھے۔ ان کو بلا کسی قصور کے مجرم گردانا گیا ہے۔ اور بڈھوں کو تو ہر ایک قوم میں تجربہ کار مانا گیا ہے۔ لیکن نہ معلوم منوجی مہاراج نے کس زور پر ان کو بیوقوف لکھدیا نیز کوئی پوچھے کہ بھلا ایک عضو نہ رکھنے والے نے کیا خطا کی ہے جو اُس کو مشورہ سے خارج کیا گیا۔ اور سنئیے سوامی جی ارشاد فرماتے ہیں:-

زور۔ ہمت۔ کشش۔ تحریک۔ حرکت۔ جوش امتیاز۔ فعل۔ حوصلہ۔ یاد۔ یقین۔ خواہش محبت۔ نفرت۔ ملاپ۔ جدائی۔ ملانا۔ جدا کرنا۔ سننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا اور گیان۔ ان چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۱۱)

خاکسار:- آریہ صاحبان عموماً اور مہاراج مسافر جی خصوصاً جواب دیں کہ یہ طاقتیں جو روح کو مکتی کی حالت میں بغیر جسم کے حاصل ہونگی کیا بغیر جسم کے ان کا پیدا ہونا ممکن ہے۔ علم طب میں ان قوتوں کا نام حواس خمسہ ظاہر ہیں جن کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے۔ پس جبکہ مکتی کے اندر روح برہم میں ہوتی ہے اور جسم اُس کے ساتھ نہیں ہوتا تو یہہ حواس خمسہ ظاہر جن کا تعلق روح اور جسم دونوں کر ہے۔ کس طرح کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ سوائے اسکے چارہ نہیں کہ یا تو آریہ صاحبان روح کے ساتھ جسم کو بھی مکتی کی حالت میں لازمی قرار دیں۔ یا یہ طاقتیں بیکار تسلیم کریں۔ دیکھیں ہمارا دوست کس کو منظور کرتا ہے ع

من نگویم کہ ایں مکن آں بکن
مصلحت بین و کار آساں کن

(خادم المسلمین محمد بخش الدین اسلام نگرد بدایوں)

آریوں کے پاپ معاف کریں آپ

آریہ سماج کا قول ہے:-

گناہ بخشے جانے کی جو بات قرآن میں لکھی ہے سب کو گناہگار بنانے والی ہے۔ پس یہ کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا نہیں ہے ورنہ اگر گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے اور بے رحم ہے۔ کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کیجاتی ہے تو وہ زیادہ گناہ کریگا بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ [illegible])

اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اُس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے والے ہیں کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادہرم ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ و فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ [illegible])

خاکسار:- سوامی جی کی مذکورہ بالا تحریر سے یہ نتیجہ صاف ہے کہ جس مذہب میں گناہوں کی معافی ہو وہ جھوٹا ہے اب میں تبلاتا ہوں کہ ہندوں اور آریوں کے مسلم گرو منوجی اس (باب بخشی) کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

منوجی فرماتے ہیں:-

جنگل میں بے فکر ہو کر وید سنگھتا کو تین دفعہ ابھیاس اور تین دفعہ پراک برت کرے۔ تو سب پاپ سے چھوٹتا ہے (منو باب ۱۱ شلوک [illegible])

ناظرین! اب ہم اپنے آریہ متروں اور پرانے دوست مسافر جی سے پوچھتے ہیں کہئیے جناب اب کیسے ہیں؟ (خاکسار منشی محمد داؤد سنبل مرادآبادی)

علمائے کرام توجہ فرماویں

علمائے دین اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ زید زمین کی گولائی و آفتاب کے گرد اس کی سالانہ گردش کا قائل ہے۔ اس کا خیال ہے کہ تمام ستارے ہماری زمین کی سی ہی ہیں جو کہ موسموں کے لحاظ سے مختلف ہیں ان میں حیوانات کا ہونا ممکنات سے ہے خصوصاً مریخ میں کسی قسم کے باشندے ضرور آباد ہیں وہ ہر ستارے کو دوسرے کے گرد گردش کرتا خیال کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ انہیں تعلقات سے اللہ تعالیٰ نے جہان کو وابستہ کر رکھا ہے۔ اور انسان کی مریخ یا بعض ستاروں تک رسائی ہونی

ممکنات سے ہے نہ کہ ناممکنات سے

ترتیب عالم میں مولوی عبد المجید صاحب غازیپوری (جنہوں نے ۲۶ رفروری ۱۹۱۲ء کے اہلحدیث میں بعنوان نبوت اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا) کی طرح اس کا خیال ہے کہ عناصر سے جمادات، جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات، حیوانات سے انسان ترقی یافتہ ہیں اور بوجہ علت المعلول ہونیکے یہ سلسلہ محض اللہ کی طرف ہی منسوب ہے اور ماسوا اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی اس کا خالق مالک نہیں ہو سکتا لہذا عرض ہے کہ کیا اسلام ایسے شخص کے خیالات کی تردید کرتا ہے اور ایسا شخص کس درجہ کا گنہگار ہے اور خیالات اس کے کیسے کہے جا سکتے ہیں۔ یا ان خیالات کا اسلام کی مخالفت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کو گناہ گار یا کافر کہنا خود گناہگار اور کافر ہونا ہے؟ صاف بادلائل محکم اور مفصل تحریر فرمایا جاوے جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مکرر عرض ہے کہ ضرور توجہ فرمائی جاوے والسلام

(احقر ہدایت اللہ سوہدروی از ضلع مراد آباد)

مسئلہ نبوت اور ارتقاء

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہربار اہلحدیث مورخہ ۲۶ رفروری میں ایک مضمون عنوان بالا پر مولوی عبد المجید صاحب غازیپوری کے قلم سے شائع ہوا ہے[1] جس سے ان کی مراد حقیقت نبوت کی تفہیم ہے۔ اس امر کو علمائے متقدمین نے دو طریق پر بیان کیا ہے، معقولی اور منقولی، امام غزالی۔ امام رازی۔ امام ابن تیمیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانے تک اور پھر ان کے بعد جو کچھ علمی ترقی و تنزل کی حدیثیں پیش آئیں ان پر قیاس کر کے ہمارا خیال تھا کہ حقیقت نبوت کی تفہیم کے لئے شائد کوئی مرتبہ ترقی کا باقی نہیں رہا لیکن اللہ برکت کرے مولوی عبد المجید صاحب کے علم و فضل میں جنہوں نے ان حضرات مذکورین کے طریق سے جدا اور عقل و نقل سے دور اطرح ڈالی بلکہ ان حضرات کے مبلغ علم احمد سانی قلم ہے، اور ہمیں ایسی معراج کی رہنمائی کی جس سے (معاذ اللہ) مقام لاہوت تک پہنچنا بھی ممکن ہو گیا۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنے بیان کی بناء مسئلہ ارتقاء پر رکھی ہے جس کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

موجودات عالم میں پہلے صرف عناصر تھے بعد ترکیب جمادات وجود میں آئے۔ پھر ان میں ترقی ہوتے ہوتے نباتات کا درجہ آیا۔ انہیں اور ترقی ہوئی تو حیوانات بنے۔ حیوانات میں ترقی ہوئی تو انسان بنے۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ پھر وحشی انسانوں میں ترقی ہوئی یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن، ذکاء، صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکوتیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔"

مولوی صاحب موصوف نے مضمون کو یہی مقام پر شائد اس لئے بس کر دیا ہے کہ انہوں نے عنوان صرف نبوت ہی کے متعلق باندھا تھا۔ ورنہ اس سے آگے اگر کچھ اور مراتب کی بھی ترقی کراتے تو مدارج ملکوتیت سے ملائکہ مقربین و حاملین عرش کے رتبہ پر پہنچا کر اور آخر کار اس بابرکت مسئلہ ارتقاء کو جمیع مراتب طے کرانے کے بعد ارواح مجردہ سے (معاذ اللہ) خدا بنا دینا آسان تھا۔ امید ہے مولوی صاحب اس مسئلہ کو نامکمل نہیں چھوڑینگے بلکہ اس پر اور بھی روشنی ڈالینگے تاکہ مردہ ڈاروِن کی روح کو کچھ تو ثواب پہنچے کہ ان کے مسئلہ کی حاجت اسلام جیسے مکمل و مدلل مذہب کو بھی پڑی۔ جس سے اس نے اپنی رسالت کی عمارت کو کھڑا تو کر لیا گو بنیاد ریت پر رکھی گئی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس میں تو شک نہیں کہ نوع انسان کی ابتداء آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اسی لئے ان کی اولاد کو بنی آدم اور آدمی کہتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے ارتقاء کے مراتب مذکورہ طے کرا کر پیدا نہیں کیا بلکہ ابتداءً ہی مٹی سے پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (حجر ۳۴)

(اے پیغمبر) اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے۔ پس جب درست کر دوں میں اس کو اور پھونکدوں اس میں روح اپنی سے پس گر پڑنا تمنے اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے۔

اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (آل عمران ع ۶)

بیشک عیسےٰ کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی طرح ہے کہ اُسے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اُسے کہا ہو جا۔ تو وہ ہو گیا۔

پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ کے جوڑے حضرت حوا کو انہی میں سے پیدا کیا۔ پھر ان دونوں سے ان کی اولاد مرد و عورت کو پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (نساء ع ۱)

اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں (بھی بہت)"

حضرت آدم اور حوا کے بعد ان کی اولاد کی پیدائش کا عام سلسلہ نطفہ سے قائم کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ (المسجدہ پ ۲۱)

اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے پھر بنایا اسکی اولاد کو خلاصے پانی ضعیف سے۔

ان آیات سے صاف ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے

[1] وہ مضمون در اصل مولانا شبلی مرحوم کی تصنیفات سے منقول تھا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

آدم علیہ السلام کو مٹی ہی سے اُن کی صورت پر پیدا کیا تھا اور اس پر اُن سے بذریعہ نطفہ اُن کی اولاد کا سلسلہ جاری کر کے نوع انسان کو آباد کیا برخلاف اس کے کہ پہلے عناصر سے مرکبات بنائے پھر ترقی کرلتے کراتے انسانیت کے مرتبہ پر پہنچایا جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس مفہوم کو ہم ایک اور آیت میں دکھاتے ہیں جس کا اسلوب نہایت عجیب ہے۔ سورۂ روم میں فرمایا:-

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (روم پ ۲۱)

قدرت خدا کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر ناگہاں تم انسان ہو چلتے پھرتے ہو۔

اس آیت میں اذا فجائیہ لانے کی وجہ یہی ہے کہ آدم علیہ السلام کو جھٹ پٹ مٹی ہی سے انسانیت کے مرتبے پر بنایا۔ اور ان کے درمیان کے استحالات و انتقالات سے آزاد رکھا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ جن کا معقولی استدلال اور بالخصوص استدلال بالقرآن اور جمیع علوم عقلیہ کو تفسیر قرآن میں کھپا دینا مسلم کل ہے اسی آیت کی تفسیر میں خدا تعالیٰ کی اس قدرت کے بیان کے بعد کہ مٹی سے انسان کے پیدا کرنے میں کیا کیا کمال ہیں خاص اسی مسئلہ ارتقا کی تردید میں فرماتے ہیں:-

وفی الآیۃ لطیفتان (احدٰھما) قولہ اذا وھی للمفاجأۃ یقال خرجت فاذا اسد بالباب وھو اشارۃ الی ان اللہ خلقہ من تراب بکن فکان لا انہ صار معدنا ثم نباتا ثم حیوانا ثم انسانا۔ وھذہ اشارۃ الی مسئلۃ حکمیۃ وھی ان اللہ یخلق اولا انسانا فینبھہ انہ یحیی حیوانا و نامیا وغیر ذلک لا انہ خلق اولا حیوانا ثم یجعلہ انسانا فخلق الانواع ھو المراد الاول ثم تکون الانواع فیھا الاجناس بتلک الارادۃ الاولیٰ فاللہ تعالیٰ جعل المرتبۃ الاخیرۃ فی الشئ البعید عنھا غایۃ من غیر انتقال من مرتبۃ الی مرتبۃ من المراتب التی ذکرناھا (کبیر جلد ششم صفحہ ۵۵۴)

اس آیت میں دو لطیفے ہیں ایک یہ کہ کلمہ اذا مفاجات (اچانک) کے لئے ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان (اول) کو مٹی سے کلمہ کُن سے پیدا کیا تو ہو گیا۔ ایسا نہیں کہ پہلے وہ معدن بنا پھر نباتات پھر حیوان پھر انسان اور یہ اشارہ ہے علم حکمت کے ایک مسئلہ کی طرف۔ اور وہ اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اول ہی سے انسان بناتا ہے۔ پس خبردار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسی شروع ہی سے زندہ اور بڑھنے والا جسم بناتا ہے۔ ایسا نہیں کہ خدا نے پہلے حیوان پیدا کیا ہو پھر پیچھے اُسے انسان بنا دے۔ پس انواع کا پیدا کرنا وہی پہلی مراد ہے پھر ایسی انواع ہوتی ہیں جن میں اجناس ہوتی ہیں اُسی پہلے ارادے سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یکدفعہ آخری مرتبہ ایسی شے میں پیدا کیا جو اس سے بہت بعید ہے ان مراتب میں ایک مرتبہ سے دوسری مرتبہ میں لیجانے کے بغیر جو ہمنے اوپر بیان کئے۔

اس بیان سے صاف روشن ہو گیا کہ مسئلہ ارتقاء دربارۂ خلقت انسان بالکل باطل ہے۔ جب یہ حال ہے تو نبوت ایسے پاک مسئلہ کی حقیقت سمجھنے کی بنا اس پر کیسے رکھ سکتے ہیں؟ اور اگر رکھیں بھی تو وہ حقیقت باطل ہوگی۔ اور لطف یہ کہ نئی منطق میں درج ہونے کے قابل ہوگی واللہ الھادی۔

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۷ بابت فسخ نکاح زانیہ

(مورخہ ۸ ربیع الثانی)

از جناب مولوی عبد السلام صاحب (مبارکپوری)

جس قدر دلائل یا شواہد یا تائیدات فسخ نکاح زانیہ کے بارے میں (اس مذاکرہ کو پیش کرتے ہوئے) ذکر کئے گئے ہیں سب منظور رفیہ و منقوض اور مخدوش ہیں جس کا ذکر مفصلاً آتا ہے۔ قبل ان نقوض تفصیلی کے ایک نقض اجمالی ذکر کیا جاتا ہے جو معنے معارضہ ہے لیکن اس کے پہلے ہم جناب ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں باادب گزارش کرتے ہیں کہ مذاکرات کی مدت میں کچھ توسیع فرمائی جاوے[1] کیونکہ ہر شخص کو بروقت مہلت نہیں رہتی۔ بالخصوص ایسے معرکۃ الآراء مسئلے جن میں جمہور کی مخالفت ہو اور اس زور شور کے ساتھ مع دلائل پیش کئے جائیں جیسا کہ یہ مذاکرہ (نمبر ۷) ہے۔ دوسری بات قابل گزارش یہ ہے کہ مدت مقررہ کے اندر جو مضامین مذاکرات کے متعلق ڈاک میں راقم مضمون کی طرف سے دیدئیے جائیں انہیں داخل دفتر نہ کیا جائے۔ دماغ اور وقت یہ دونوں قیمتی چیزیں ہیں جسکا اعتراف غالباً خود جناب کو بھی ہے اور مواقع مختلفہ میں اس کا اظہار بھی فرما چکے ہیں۔ تیسری گزارش یہ ہے کہ مذاکرات کے مضامین کی تقدیم و تاخیر میں وہی ترتیب ملحوظ رکھی جائے جس ترتیب سے وہ ڈاک کے ذریعہ دفتر میں پہنچتے ہیں[2]۔

نقض اجمالی بر فسخ نکاح زانیہ

مجرد زنا سے عورت زانیہ کا نکاح فسخ ہونا منظور فیہ ہے۔ دیکھو ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو اس فاحشہ فعل کرتے ہوئے دیکھا اور آکر آپ کی خدمت میں نالش کی۔ آپ نے بجائے اس کے کہ فرماتے کہ تمہارا نکاح فسخ ہو گیا اور تمہاری بی بی باقی نہیں رہی، یہ فرمایا کہ چار گواہ لاؤ نہیں تو تمہاری پشت پر حد لگائی جائیگی۔ مگر ہلال صحابی سچے تھے اور سچ بات کہی تھی اس واسطے اُن کو بھروسہ تھا کہ میں سچا ہوں میری بی بی نے ایسا فعل کیا ہے اسلئے خدا ضرور مجھے حد لگانے سے بچائیگا فقال ھلال والذی بعثک بالحق انی لصادق فلینزلن اللہ ما یبرئ ظھری من الحد فنزل جبرئیل الخ یعنے ہلال نے عرض کی قسم ہے اُس پاک ذات کی جسنے آپ کو حق بات دیکر بھیجا ہے بلاشک میں سچا ہوں۔ پس ضرور اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائیگا جس سے میں حد سے بری کیا جاؤنگا۔ پس جبرئیل علیہ السلام آیت لعان لیکر نازل ہوئے اور لعان کیا گیا اور لڑکا بھی زانی مرد کی شکل و

[1] طول مدت طبائع منجمدہ کے لئے مزید باعث کسل و انجماد ہے لہذا اسی قدر دو ماہ ہی کافی ہے (ایڈیٹر)

[2] بہت اچھا۔ نامہ نگار خود بھی تاریخ لکھ دیا کریں (ایڈیٹر)

شادی بیوگان اور بیتوک ۱/۱ (۳۴۲)

صورت و نفقہ کا پیدا ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہلال نے سچی بات کہی تھی مگر آنحضرت صلعم قانون شرع کے پابند تھے اس لئے چار گواہ یا حد فرمایا کیونکہ اُس وقت تک آیت لعان نازل نہیں ہوئی تھی۔ یہاں آپ کو یہ فرمانا تھا کہ اگر تم سچے ہو تو تمہارا نکاح ہی فسخ ہو گیا تم اُس کے شوہر باقی نہیں رہے لان المقنن لایحل لہ السکوت فی مواقع لابد فیھا من بیان القانون۔

اسی طرح عویمر عجلانی کا واقعہ ہے بلکہ عویمر کے واقعہ میں اسقدر اور بھی ہے کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا فطلقھا ثلثا یعنی عویمر نے بعد لعان کے یہ کہا کہ اگر میں اپنی بی بی کو (بعد اس کے کہ میں نے اُس کو ایک اجنبی مرد کیساتھ فسق میں مبتلا دیکھا اور اُس کے ساتھ لعان کیا) اپنی زوجیت میں روک رکھوں تو میں اس بات کے کہنے میں جھوٹا ہونگا۔ پس یہ کہکر اُنہوں نے تین طلاقیں دیدیں۔ اس واقع میں تو صریح ہے کہ عویمر نے بعد لعان تین طلاقیں دیدیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مجرد زنا سے بلکہ لعان سے بھی فسخ نکاح نہیں ہو جاتا جب تک قاضی تفریق نہ کرائے ولو کانت الفرق تحصلت بنفس التلاعن لا نکر علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ایقاعہ الطلقات ولقال لہ لیست ھی زوجتک حتی تطلقھا فسکوتہ دل علی انھا محل لوقوع الطلاق وان الفرقۃ لم تحصل بعد (عمدۃ الرعایہ)

اسی طرح سعد بن عبادہ نے عرض کی۔ اگر میں اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اُسی قتل نہ کر ڈالوں (اور چار گواہ تلاش کرنے چلوں) آپ نے فرمایا ہاں۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ مجرد زنا سے نکاح نہیں ٹوٹ جاتا۔ ورنہ آپ ایسے موقع پر اس کے بیان سے سکوت نہ فرماتے اور ضرور فرماتے کہ تمہاری بی بی اس فعل سے بی بی باقی نہیں رہی بلکہ نکاح ہی فسخ ہو گیا لان المقنن لایسکت عن بیان القانون فی مواقعہا۔

زنا ایک مخفی امر ہے۔ زانی اسے دکھا کر نہیں کرتا۔ ہاں قرائن یا امارات البتہ پائے جاتے ہیں۔ اور ان کی بنا پر کوئی قطعی حکم فسخ نکاح وغیرہ کا نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ بغیر چار گواہ رویت کے زنا کا شرعی اعتبار نہیں سوال میں جو یہ مذکور ہے کہ ایک سال تک عورت مذکورہ بدقماش مرد کے ساتھ رہی اور ایک لڑکی زنا سے پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کا ولد زنیہ ہونا شرعاً غیر مسلم ہی کیونکہ الولد للفراش وللعاھر الحجر یہی قاعدہ یہاں بھی مسلم ہے اور مدت حمل دو برس تک ہے ولو نادر عورت مذکورہ کے شوہر نے اس عورت سے لعان نہیں کیا (حالانکہ لعان ایک ایسا حکم ہے کہ اس میں کوئی بات قانون مروجہ سرکاری کے خلاف نہیں ہے) نہ طلاق دیا۔ حالانکہ اُسے طلاق دینے کا اختیار تھا اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بحکم اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وہ مرد ایسی عورت سے راضی ہے لہذا فسخ کی ضرورت ہی نہیں۔ اور چونکہ شوہر نے لڑکی کو اپنی طرف منسوب کرنے سے بھی نہیں روکا اور اس کیلئے بھی لعان نہیں کیا اس لئے لڑکی اُسی کی طرف منسوب کیجائیگی یہ تھا نقض اجمالی۔

اب یہاں سے نقوض تفصیلی ذکر کئے جاتے ہیں

(۱) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام گردانا وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اب بعد نکاح جب وہ زانیہ ہو گئی تو وہی علت حرمت پھر عود کر آگئی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہ ہوگی چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیہ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اس لئے کہ وہ علت منع نکاح پھر عود کر آئی۔

نقض:۔ آیہ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ میں ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ ہونا غیر مسلم ہے بلکہ اس کا مشار الیہ فعل زنا ہے یعنی یہ فعل مومنین پر حرام ہے۔ کما قال المفسرون۔ اور اگر ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ ہی قرار دیا جائے تو اسپر یہ نقض ہے کہ ابتدائی حکم نکاح کا اور ہے اور بقائی اور۔ دیکھو ابتداءً بلا رضامندی طرفین کے نکاح نہیں ہو سکتا لیکن بعد نکاح حالت بقاء نکاح میں اگر جانبین سے نارضی ہو جائے تو مجرد نارضی سے فسخ نکاح نہیں ہو جاتا بلکہ طلاق یا خلع کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح دیکھو کہ ابتداءً (مذہب تصور کے مطابق) بغیر ولی کے نکاح ناجائز ہے لیکن بعد نکاح کے ولی کے مرجانیسے بقاء نکاح میں کوئی خلل نہیں لہذا بقاء نکاح ولی کا محتاج نہیں پس ابتدائی حکم اور اُس کے بقاء میں فرق ہو گیا۔

اور زانیہ کو مشرکہ اور مرتدہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ وہاں صریح حکم موجود ہے وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یہاں بھی اگر کوئی حکم ایسا صریح موجود ہوتا تو البتہ ابتدا اور بقا کا حکم ایک ہوتا واذ لیس فلیس بلکہ یہاں اس کے خلاف میں حکم موجود ہے کہ یا تو لعان کرے جس کی وجہ سے قاضی تفریق کرا دیوے یا سکوت کرے اور فاستمتع بہا پر عمل کرے یا طلاق دیوے اور اُس سے الگ ہو۔ لیکن مجرد زنا سے نکاح کا فسخ ہونا معرض خفا میں ہے کیونکہ زنا خود یقینی امر قابل اس کے نہیں ہے کہ اسپر کوئی حکم مبنی کیا جائے۔ جبتک قاعدہ شرعیہ کے مطابق زنا کا وثوق نہ ہو اور وہ چار گواہ رویت کے ہیں یا لعان ہو۔

(۲) ابن تیمیہ تفسیر سورہ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زانیہ کے زناکار ہو جانیسے کیوں نکاح فسخ نہ ہوگا۔ الخ

نقض:۔ ابن تیمیہ کا فسخ نکاح فاسق پر علماء کا اتفاق نقل کرنا معرض خفا میں ہے فانہ لم ینقلہ غیرہ فقیاس نکاح الزانیۃ علیہ مع کذالک فلہ بناء الفاسد علی الفاسد وایضا لم یصرح اتفاق جمیع الاسلام او علماء موضع دون موضع او فرقۃ دون فرقۃ:

رہی یہ بات کہ جب مرد فاسق ہو گیا تو عورت کے لئے اُس کے ماتحت رہنا باعث ننگ ہے یا مرد کیلئے باعث دیوثیت ہے کہ ایسی عورت کو نکاح میں رکھے لہذا نکاح فسخ ہونا چاہئے۔ میں کہتا ہوں شریعت نے دونوں کے لئے راہیں نکال دی ہیں۔ مرد ایسی عورت کو بلا تکلف طلاق دیکر اپنے کو خبیث یا دیوث ہونے سے بچا سکتا ہے:

ahmadimuslim.de

اور عورت خلع کرا کر اپنا ننگ دفع کر سکتی ہے۔ لہذا فسخ نکاح کی ضرورت نہیں رہی۔

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہر دو کیلئے شرط احصان (پاکدامنی) آیۂ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ اور آیۂ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ میں لگادیا تھا۔ اب جب وہ زناکار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط کیوں نہ ٹوٹا۔

نقض:۔ بلاشبہ اسلام نے زوجین کے لئے ابتداء احصان شرط کیا ہے لیکن بقاء اس شرط کا شرط ہونا غیر مسلم ہے۔ ابتداء نکاح کیلئے ولی شرط ہے لیکن بقاء یہ شرط غیر مسلم ہے اسی طرح کی اور بھی صورتیں ہیں (کما تقدم) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی چیزیں ابتداءِ نکاح میں شرط ہیں مگر بقاء نکاح کیلئے وہ شرط نہیں ہیں۔ اور چونکہ مرد طلاق دینے کا مختار ہے اس لئے اپنے پر سے ننگ دفع کر سکتا ہے اسی طرح عورت کے لئے خلع کی راہ متعین ہے لہذا کسی پر کوئی جبر نہیں نہ فسخ کی ضرورت ہے۔

(۴) اللہ عزوجل نے زوجین میں مودت و رحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام محبتوں سے زیادہ ہے فاذا امسکها بعصمتها وهي زانية رضي بزناها (لان الرجل على دين خليله فلينظر بمن يخالل) ومن رضي بالزنا فهو بمنزلة الزاني۔

نقض:۔ بلاشبہ زوجین میں ایسی مودت دیگئی ہے لیکن دونوں میں سے کوئی مجبور نہیں کیا گیا فلا جبر على الزوج مع كون الزوجة زانية۔ فلابد ان لا يمانها بل يطلقها ويفارقها ويفعل فعلا لا يجلب عليه العار۔

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ زنا کی صورتمیں اُس سے مہر واپس لینا آیہ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ میں درست گردانا اگر نکاح نہ ٹوٹتا تو اُس سے مہر کیوں واپس لیتا۔

نقض:۔ مہر واپس لینے کو فسخ لازم نہیں بلکہ خلع کی صورت میں جملہ مہر واپس لے سکتا ہے اور شوق سے خرچ کر سکتا ہے۔ فان طبن لكم عن شيء منه نفسا فكلوه هنيئا مريئا

آیۂ مذکورۂ سوال میں عضل سے منع کیا گیا ہے کہ کنارہ کشی کر کے عورت کو تنگ نہ کیا جائے اس غرض سے کہ وہ تنگ ہو کر مہر واپس دیگی۔ لیکن جب اُس نے فحش اختیار کیا تو اُسے تنگ کرنا اور تنگی میں ڈال کر مہر واپس لینا جائز ہوا۔ لیکن اسکو بھی فسخ لازم نہیں بلکہ مہر واپس طلاق دیدیگا۔

(۶) قرآن کریم بد عمل کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ جب عورت زناکار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کسطرح ہم آغوش رہ سکتی ہے۔

نقض۔ لا تقعد معهم کو فسخ لازم نہیں ہے بلکہ یہ ایک نہی ہے اس کی تعمیل کی صورت یہ ہے کہ کہا جائیگا۔ طلقها ولا تقعد معها فانها لا تليق ان تجلس معك اگر مرد نے طلاق اسپر بھی نہ دیا تو صدق قوله تعالى الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ۔

(۷) آیہ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ میں کسقدر تخویف و تحذیر ہے۔

نقض۔ ہاں بلاشبہ تخویف و تحذیر ہے مگر اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ عمل اس تحذیر پر اسطرح ہے کہ طلاق دیوے اور بس۔ چلو فرصت ہوئی۔

(۸) اور حدیث لعن الله من آوى محدثا میں کسقدر زجر و توبیخ ہے سواء كان الاحداث بالزنا او السرقة او غير ذلك وسواء كان الايواء بملك اليمين او نكاح او غير ذلك۔

نقض۔ اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ جس طرح محدث یا بدعتی کے نکالدینے کا حکم ہے اُسی طرح مرد ایسی عورت کو طلاق دیکر نکالدیوے اور چونکہ ابتداءً اُس نے محدث کو جگہ نہیں دی بلکہ فعل احداث بعد نکاح وقوع پذیر ہوا اس لئے شوہر کو محدث کا جگہ دینے والا نہیں کہا جائیگا۔

(۹) ایسی عورت زانیہ کا نکاح شرعاً نہیں ٹوٹتا تو الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ سے کیا مراد ہے؟

نقض۔ ایسی عورت کو جسنے بعد نکاح ایسا فعل کیا ہے اگر مرد باوجود مختار ہونے کے طلاق نہیں دیتا تو بلاشبہ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ کا مصداق باختیار بنتا ہے لیکن اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ مرد خود عورت کی طرح خبیث اپنی خوشی سے بنگیا۔

(۱۰) مسلم و بخاری میں رسول اللہ صلعم کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرلے تو اُسکو حد مارو پھر فرمایا ثم ان زنت فليبعها ولو بضفير والضفير حبل وهذا امر ببيعها ولو بادنى ما يقابلها واذا وجب اخراج الامة الزانية عن ملكه فكيف بالزوجة الزانية۔

نقض۔ اسکو فسخ نکاح لازم نہیں بلکہ یہاں مدعی کا خلاف لازم ہے اسلئے کہ لونڈی زانیہ خود بخود ملک مالک سے نہیں نکلی بلکہ اُس کی بیع کا بار بار حکم کیا گیا اور یہ حکم ہوا کہ ادنےٰ قیمت لیکر بیع کردو۔

اسی طرح عورت زانیہ زنا کرنیسے خود بخود ملک نکاح سے نہیں نکلی بلکہ حکم کیا جائیگا کہ اے شوہر عورت زانیکے بس جلدی طلاق دیکر اُسے ملک نکاح سے خارج کر دے نہیں تو خبیث اور دیوث کہا جائیگا۔

(۱۱) ایسی زانیہ جسکی یہانتک نوبت پہنچ گئی کہ حرام اولاد کو گود میں لیکر پھر رہی ہے اسی طرح چھوڑ دیجائے تو اُسنے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگادی۔ کیونکہ گناہ جبتک پوشیدہ ہوتا ہے گنہگار ہی کو نقصان پہنچتا ہے اور جب طشت از بام ہو جائے تو نقصان اسکا عام ہو جاتا ہے لہذا پوشیدہ گناہ کبیرہ اسکے پوشیدہ توبہ ہے اور جب حد اعلان کو پہنچ جائے تو اُس کیلئے توبہ بھی اعلان کیساتھ ضرور ہے والیہ الاشارۃ فی قوله تعالى وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

نقض۔ بلاشبہ یہ امر صحیح ہے کہ تحمل بیحیائی کا ہوا اور بالکل باعث ننگ ہوا برادری کی عورتوں اور خود شوہر کیلئے بھی اور اس کیلئے توبہ بھی باعلان ہی ہونی چاہئے اسی لئے شارع نے اس کیلئے لعان مقرر کیا ہے جسمیں مرد اور عورت دونوں کا عار دفع ہو جائے اور بعد لعان حاکم تفریق کرا دیوے لیکن اسکو یعنی اس بیحیائی کو جسکی توبہ اعلان کیساتھ ہونی چاہئے فسخ نکاح لازم نہیں۔ بلکہ مرد طلاق دیدیوے جس سے تمام لوگوں پر عیاں ہو جائے کہ اُسنے طلاق فلاں وجہ سے دی۔ یا لعان کرے اور بس ہاں (معذرت) بعض عبارات کا ترجمہ اسلئے نہیں کیا گیا کہ یہی صورت میں مذاکرہ پیش کیا گیا ہے۔

(۲۸۵) القرآن العظیم کمیٹی ۱/ (جیجی)

فتاوے

اطلاع۔ فی سوال متعلق حلت وحرمت ۳ پائی اور متعلقہ وراثت فی سوال ایک آنہ بطور غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں ورنہ جواب بے جواب۔

(ابو الوفاء)

س نمبر ۱۲۹۔ ہمارے ملک کوکن میں جب میت ہوتی ہے وہ میت خواہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا ہو اُس کو غسل کے بعد کفن پہنا کے فقط میت کا چہرہ کھلا رکھکر اُس کی پیشانی پر کافور بھگا کے یا عطر لگا کے اُسپر ایک سبز ریحان کے شاخ کی نوک سے کلمہ لکھتے ہیں۔ پھر سورہ تبارک اور سورہ والسماء والطارق پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد میت کا منہ کفن سے بند کرکے میت کو جنازہ میں رکھکے جنازہ جب لیچلتے ہیں تو اس کے ہمراہ لوگ بہت سے دائرے (یعنی دف) بجاتے ہیں اُس کے ساتھ کلمہ طیبہ کو شعر کے لہجے میں پڑھتے ہوئے محلے کے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے لیجاتے ہیں اور مسجد مذکورہ میں رکھکر اول سورہ تبارک و سورہ طارق پڑھنے کے بعد نماز جنازہ گزارتے ہیں پھروہی باجا بجاتے ہوئے قبرستان میں لے جاتے ہیں۔ جب میت کو لحد میں لٹا کے میت کے وارثوں میں سے ایک شخص قبر میں بصد آواز سے میت کے نزدیک بالین کے اذان پکارتا ہے اس کے بعد مدفون کے شہری ملا قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف منہ کرکے بلند آواز سے تلقین پڑھتا ہے۔ بعد اُس کے قبر پر سفید چادر کا غلاف یا رنگین کپڑے کا بچھا کے اُس کے اطراف میں چار شخص قرآن پڑھنے کے لئے بٹھاتے ہیں۔ پھر تیسویں یا چالیسویں دن قرآن پڑھنے والوں کو کچھ نقد روپیہ دیکر رخصت کرتے ہیں۔

(ہمارے سوال کا ماحصل) میت کی پیشانی پر کلمہ لکھنا اور سورت مذکورہ کا پڑھنا (گھر میں اور مسجد میں) اور جنازے کو باجا بجاتے ہوئے اسکے ساتھ کلمہ طیبہ کو شعر کے لہجہ میں پڑھنا اور قبر میں اذان کا پکارنا اور مذکورہ ملا کے تلقین اور قبر پر غلاف بچھا کے وہاں پر قرآن شریف کا پڑھنا از روئے شرع شریف کے درست ہے یا نہیں۔

اور میت کو اسی طرح بجاتے ہوئے جانے والے مجمع کے ہمراہ شریک ہونا درست ہے یا نہیں اور بہ رواج اہل سادات نظیری خاندان کو یا قادری یا رفاعی یا نقشبندیہ کو درست ہے یا نہیں اور بیاہ سادات کے سوا شیخوں کو درست ہی یا نہیں۔

(راقم شہاب الدین خریدار ۴۳۶ ساکن ہرروڈ جزیرہ جبشان)

ج نمبر ۱۲۹۔ یہ سب بعض رسوم ہیں افسوس ہے لوگ خصوصاً سادات اپنے جد امجد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کو نہیں جانتے ان رسوم کا ثبوت قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ملتا واللہ الہادی

س نمبر ۱۳۰۔ راگ و مزامیر کا سننا مذہب اسلام میں جائز ہے؟

ایک معزز حنفی صاحب کا جواب جواز کے ثبوت میں یوں ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو اپنے کندھے مبارک پر بٹھا کر راگ سنوایا اور کچھ لڑکیاں دف کے ساتھ گیت گا رہی تھیں۔ آں حضرت نے خود حضرت عائشہؓ کو اُن میں شریک ہونے کو حکم دیا۔ اس ثبوت کی اصل کہاں تک درست ہے؟ (خریدار ۷۹۰۵)

ج نمبر ۱۳۰۔ حضرت عائشہؓ کو گانا نہیں سنوایا تھا بلکہ فوجی کرتب دکھائے تھے لڑکیوں کا گانا گھر میں عید یا شادی کے موقع پر جائز ہے اس کو اُس راگ سے کوئی تعلق نہیں جس سے علماء منع کرتے ہیں۔

س نمبر ۱۳۱۔ تعزیہ بنانے میں رقم دینا، تعزیہ ماننا اور تعزیہ پر منتیں چڑھانا کس آیت کریمہ و حدیث رسول اللہ سے حلال ہے؟

اس میں بھی جواز کا ثبوت یوں دیا جاتا ہے کہ آل رسول کی محبت میں کیا جاتا ہے لہذا حلال ہے۔ دلیل پر نص آیت یا حدیث ندارد۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱۔ تعزیہ اور بت ایک ہے جس قسم کی امداد تعزیہ بنانے میں دیگا گناہ سے خالی نہیں قرآن مجید میں حکم ہے لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ گناہ کے کاموں میں کسی کی مدد نہ کیا کرو۔

س نمبر ۱۳۲۔ اہل ہنود کے ایام ہولی میں ہولی کھیلنا، انہیں کے مقرر کردہ رنڈی کے ناچ میں بیٹھکر تماشا وغیرہ دیکھنا اور رقم دینا کیسے جائز ہے؟

جواب دیا جاتا ہے اہل ہنود احباب کی خاطر اگر ایسا کیا گیا تو کوئی ہرج نہیں کیونکہ اکثر دستوں کی خاطر منظور ہوتی ہے پھر آیہ کریمہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَاءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَاءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ کے پیش کرنے پر فرمایا جاتا ہے کہ اس آیت کریمہ کو اس سے کیا تعلق۔ یا للعجب! (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲۔ یہ سب سخت گناہ قریب کفر کے ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو بچائے۔ آیت کریمہ بالکل اس مقام پر ٹھیک چسپاں ہے۔

س نمبر ۱۳۳۔ جماعت فجر کے ہوتے سنت فجر کا پاس ہی کھڑے ہوکر پڑھنا امام ابو حنیفہؒ کے کس قول کے موجب درست ہے۔ خواہ جماعت فرض ضائع ہی ہو جائے مگر سنت پڑھنا۔ کیا قرآن مجید کے سننے سے یہ شغل مانع نہیں ہوتا (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳۔ جماعت کے ہوتے ہوئے صبح کی سنتیں پڑھنا نہ آیت سے نہ حدیث سے نہ امام صاحب کے قول سے ثابت ہے بلکہ متاخرین کی محض رائے ہے جو صریح حدیث کے خلاف ہے جس میں ارشاد ہے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا التی اقیمت (جب نماز کی اقامت ہو جائے تو وہی نماز جائز ہے جس کی اقامت ہوئی ہے) یعنی جس کو وہ نماز ابھی پڑھنی ہو وہ بس اُسی میں ملجائے۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

متفرق نوٹ

محکمہ حفظان صحت نے اعلان کیا ہے کہ معالج کی عدم موجودگی میں طاعونی مریض کا علاج مندرجہ ذیل طریق سے کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر کی عدم موجودگی میں طاعون کے مریض کا علاج (۱) مریض کو گھر کے سب سے زیادہ کھلے اور ہوادار کمرے میں کھڑکیاں اور دروازے کھول کر یا باہر سائے میں اگر مطلع صاف ہو نہایت آرام سے بستر پر لٹادو اور اُسے بالکل بستر سے اُٹھنے نہ دو۔

(۲) مریض کو ہلکی غذا دو۔ مثلاً دودھ، پتلی کھچڑی، مونگ کی دال کا پانی، چنے کا رس، جوآش وغیرہ۔

(۳) مریض کو جب پیاس لگے سادہ اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پلاؤ۔ پیاسے طاعون کے بیمار کو پانی نہ دینا غلطی ہی نہیں بلکہ ظلم ہے۔

(۴) مریض کو ایک قطرہ ٹنکچر آیوڈین سوا تولہ پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے جاؤ۔ سوتے ہوئے مریض کو دوائی پلانے کے لئے ہرگز نہ جگاؤ۔

(۵) گلٹی کے اوپر ٹنکچر آیوڈین صبح و شام دو دفعہ لگاؤ۔ اور کوئی دوائی اُور نہ دو۔ یہ دوائی پلیگ اور سب شفاخانوں سے مفت مل سکتی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کا حساب درج ذیل ہے

لاگت کاپیاں مع اقرارنامہ تعداد ۱۰۰۰	عہ/ ۸
لاگت فائل بنانے کا غذات	۵/
خرچ روانگی ڈاک و اجرت محرر	ع ۲/

میزان کل خرچ تا ۱۰ اپریل ۱۵ء عہ

میزان چندہ مندرجہ اہلحدیث ۹ اپریل عہ

جناب عثمان خان صاحب کیری ڈاک خانہ بنت ضلع مظفر نگر عمر + ادریس خان صاحب ایوں محلہ جالندھری عمر ۲/

میزان کل چندہ لہ عہ

بقایا بعد وضع خرچ ۸/ عہ

اہلحدیث کمپنی کی بابت جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ فرماتے ہیں

اہلحدیث مکتوبہ ۲ اپریل میں زیر عنوان ایک نہایت مفید تجویز ہیں اہلحدیث کمپنی کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔ اس لئے میں سردست دو صد روپے سے شرکت کی درخواست کرتا ہوں۔ جب یہ ڈھانچہ تیار ہو تو طلب فرمالیں۔ میں اہلحدیث کانفرنس علیگڑھ کی کامیابی پر آپ کو اور قوم کو مبارکباد گزارش کرتا ہوں۔ والسلام خیر ختام۔

(خاکسار فیض محمد خان عفا اللہ عنہ)

زمیندار کی شکایت ایک صاحب بہت اصرار سے اظہار شکایت کرتے ہیں کہ یکم فروری کے زمیندار میں ایک نظم چھپی تھی جس میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے یوں کہا ہے ؎

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین

انت حسبی انت لی انت لی نعم الوکیل

اس کے رد میں انہوں نے بڑا لمبا مضمون بھیجا ہے۔ واقعی یہ خطاب غلط ہے اور آں حضرت کی شان میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا منع ہے مگر زمیندار اخبار کوئی مذہبی پرچہ نہیں کہ اُس کی ایسی باتوں کا اتنے شدومد سے جواب دیا جائے۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ امید ہے زمیندار کے قابل ایڈیٹر بھی آئندہ کو ایسا نہ کرینگے۔

یاد رفتگان میرے والد شیخ عبداللہ جو نیکی کاموں میں بڑھے چڑھے تھے طاعون سے انتقال کرگئے (شیخ احمد اللہ از ہردوئی)

میری عزیزہ ہمشیرہ دو سال کی علالت کے بعد انتقال کرگئیں انا للہ۔

(رفیع احمد از سرادہ ضلع میرٹھ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے حق میں دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔

مفقود بزرگ مل گئے مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد اہلحدیث آگرہ آج کل شہر ناگپور محلہ تلسی باغ مسجد الف دین سرکل ۴ میں ہیں۔

(محمد یعقوب از تکیہ خریدار نمبر ۱۸۹)

غریب فنڈ میں از نوٹے فنڈ ۱۲/

سابقہ:- ۹/ پیسے

(از حافظ لال الدین موضع جھو آ ڈاک خانہ دینا نگر ضلع گورداسپور (سائل) عہ

مولوی محمد عالم کنجاہ ضلع گجرات (سائل) عہ

کل ۲/

دونوں کے نام اخبار جاری کئے گئے۔

باقی ۱۲/ عہ

نمبر سنائیں سال ہذا (۲۹)

اہل حدیث کانفرنس کے کام

امرتسر میں آجکل بساکھی کی منڈی لگ رہی ہے جس میں دور دور سے لوگ مویشی کی خرید فروخت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اہلحدیث کانفرنس بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتی چنانچہ اس دفعہ بھی منڈی بساکھی پر کانفرنس کے پانچ چھ واعظ وعظ و نصیحت میں مصروف ہیں۔

ذخیرہ گندم کے متعلق سرکاری حکم

پنجاب گورنمنٹ نے اس آرڈیننس کی رو سے جو گیہوں کے متعلق گورنمنٹ ہند نے شائع کیا تھا احکامات صادر فرمائے ہیں کہ اضلاع جھنگ، لائلپور، ملتان، شاہپور، مظفر گڑھ، لاہور، گجرانوالہ میں جن زمینداروں کے پاس تین سو ایکڑ اراضی سے زیادہ ہے اور ایک ہزار من سے زیادہ ذخیرہ گیہوں کا موجود ہو وہ ۱۵ اپریل ۱۵ء اور اس کے بعد ہر مہینے کی پہلی و پندرہ تاریخ کو تا صدور حکم ثانی نقشہ پیش کیا کریں کہ ان کے پاس کسقدر گیہوں موجود ہے اور کس مقام پر اس کا گودام ہے۔ یہ حکم غالباً اس غرض سے ہے کہ گورنمنٹ عنقریب گندم کی خرید کمپنیوں کی معرفت شروع کریگی اور اس میں آسانی ہو۔ ہر مہینے کیلئے نرخ معین کر دیا جائیگا۔ اپریل میں قدرے گرانی رہیگی بعد ازاں مئی میں غلہ بہت سستا اور پھر جون میں نرخ اور بھی ارزاں ہو جانے کی امید ہے۔ اگر گورنمنٹ بروقت خبر نہ لیتی تو ہندوستان میں بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا اور باوجود کثرت پیداوار کے شائد گیہوں کا بھی آٹا نہ ملتا۔ (وکیل)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں طاعون ہنوز بدستور ہے

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۴ر اپریل سے ۱۱ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ جو تجارتی یا ماہی گیر جہاز غرق کیے یا اُن پر تارپیڈو پھینکے ہیں اُن کے نام یہ ہیں:-

(۱) فرانسیسی سٹیمر ایمہ۔
(۲) انگریزی سٹیمر بلوجیکٹ (یہ جہاز شکستہ حالت میں کنارے پر پہنچ گیا)
(۳) سٹیمر سیون سیز۔
(۴) سٹیمر فلمبا (اس کو پھر تیرالیا گیا ہے)
(۵) سٹیمر کراؤن آف کیسٹیل۔
(۶) ماہی گیر جہاز جیسن۔
(۷) ماہی گیر جہاز گلوکسینیا۔
(۸) ماہی گیر جہاز جیلی۔
(۹) ولندیزی سٹیمر شیلڈ۔
(۱۰) سٹیمر لاک وڈ۔
(۱۱) ماہی گیر جہاز نیو فونڈلینڈ۔
(۱۲) امریکن سٹیمر گرین برایر۔
(۱۳) سٹی آف برمین۔
(۱۴) اولیوائن۔
(۱۵) روسی جہاز ہرمیز۔
(۱۶) ولندیزی جہاز پرنس مارٹس۔
(۱۷) سٹیمر نارتھ لینڈز۔
(۱۸) ایک انگریزی جہاز ساتھ پائنٹ۔
(۱۹) ایک ناروے کا تجارتی جہاز۔

ایک جرمن تجارتی جہاز گریٹ ہیسوتھ جو سویڈن سے جرمنی کو خام دھات لیجا رہا تھا بحیرہ بالٹک میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمنوں نے سویڈن کا جہاز انگرہیڈ جس پر مکی کا غلہ لدا ہوا تھا گرفتار کر لیا ہے۔

دو جرمن آبدوز کشتیاں بحیرہ شمالی کو جاتی ہوئیں دریائے شیلٹ میں سے گذریں۔

ترکی جنگی جہاز مجیدیہ روسی سرنگ اٹھانے والی کشتیوں کے تعاقب میں اوڈیسہ کے قریب ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اُس کے عملہ کو دوسرے ترکی جنگی جہازوں نے بچا لیا۔

امارت بحریہ جرمن تسلیم کرتی ہے کہ اُن کی آبدوز کشتی یو ۲۹ غرق ہو گئی ہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی جنگی جہاز گوبین اور بریسلا ساحل کریمیا کے پاس روسی جہازوں سے لڑتے رہے۔

اس ہفتہ بھی متحدہ سلطنتوں کے جنگی جہازوں نے درہ دانیال اور سمرنا پر گولہ باری کی۔

ایتھنز کی خبر ہے کہ متحدہ سلطنتوں کے جہاز درہ دانیال پر مستقل کن حملہ کیلئے مکمل تیاریاں کر رہے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے زیبرگ پر گولہ باری کی جس سے زیبرگ میں کئی دھماکے پیدا ہوئے جرمن توپخانہ نے بھی جواب دیا۔

ترکوں کے بارہ ہوائی جہاز درہ دانیال اور باسفورس میں دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن آبدوز کشتیوں کے کارخانہ پر بمقام ہابوکن حملہ کیا اور آبدوز کشتیوں پر آٹھ بم گرائے۔

بلجیمی ہوابازوں نے لورٹ مارک کے ریلوے جنکشن پر بم گرائے۔

فرانسیسی ہواباز گیروس اور لوزار نے دو جرمن ہوائی جہازوں کو آتشباری کر کے نیچے گرا لیا۔

اتحادی یعنی انگریزی فرانسیسی ہوابازوں نے لیمبین واقع بیڈن (جرمنی) پر بم گرائے۔

جنرل وان ڈرگولٹز جو سلطان اعظم کی طرف سے قیصر ولیم کو لینے تمغہ لیکر گیا تھا قسطنطنیہ کو واپس آگیا ہے

باب عالی نے تمام لوگوں کو جو اسلحہ اٹھانے کے قابل ہیں ملک کی حفاظت کے لئے طلب کر لیا ہے۔ اور اتنی ترکی فوج جمع کر لی گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

جزیرہ نما گیلی پولی میں کثرت سے ترکی فوجیں جمع ہیں۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ انہیں کارپیتھین میں دو نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹریا کی حالت سخت اندیشناک ہو رہی ہے روسی فوجیں ہنگری میں بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔

جرمن آسٹریا کی مدد کیلئے بڑی سرعت سے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ آٹھ لاکھ آسٹری فوج آج تک انہوں نے گرفتار کی ہے۔

آسٹریا میں سخت قحط رونما ہو رہا ہے۔

مغربی میدان جنگ میں اگرچہ ابھی تک موسم ناموافق ہے لیکن متحدہ فوجیں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں اور جہاں موقعہ ملتا ہے جرمنوں کی خندقوں میں گھس کر انہیں پسپا کر دیتی ہیں اور اس طرح اپنی ترقی کو جاری رکھتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اب جرمنوں کو فتحیابی کی امید نہیں رہی اور وہ عام گفتگو میں "اگر ہمیں شکست ہوئی تو" کے الفاظ بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔

سائشان کے مشرق میں فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا۔ فرانس کے ہوائی دستہ جرمن ہوائی جہازوں کے سٹیشنوں پر ۳۳ بم گرائے۔

روسی اخبار رسکوسلوو لکھتا ہے کہ آسٹریا نے غیر جانبدار حکومتوں کی معرفت روس کے آگے تجاویز صلح پیش کی ہیں۔

سمرنا کے کمانڈر نے یوروپین باشندوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

مصر کے نئے سلطان پر ایک شخص نے گولی چلائی مگر وہ صاف بچ گئے۔

بلغاریہ اور سرویہ کی سرحد پر معمولی سی جھڑپ ہو گئی بلغاریہ کے ۸۰۔ اور سرویوں کے ۶۰۔ آدمی مارے گئے

انگلستان میں آجکل شاہی خاندان سے لیکر مزدوروں تک شراب کے برخلاف جہاد میں مصروف ہیں۔

ایک روسی کرنل کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی

ahmadimuslim.de

یہ کتاب آج تک عربی میں بھی نہیں چھپی

مدینہ کا نفرنس

قلمی مسودہ سے ترجمہ کیا گیا ہے

سنہ ۹۷۲ھ مطابق ۱۵۵۴ء کا جبکہ ہندوستان پر شہنشاہ اکبر اور ٹرکی میں سلطان سلیمان اعظم اور ایران پر شاہ طہماسپ۔ اور مراکو میں بنی سعد میں سے مولیٰ ابی عبد اللہ بادشاہ تھا۔ ۲۳ علماء دین کے مختلف ممالک کی سیاحت کر کے حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں ایک مجلس (کانفرنس) بدیں غرض قائم کی۔ کہ اسلام میں اسباب زوال رونما ہو چکے ہیں۔ اگر فوری انسداد نہ کیا گیا۔ تو نہایت بُرے نتائج پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

چونکہ یہ نہایت مبارک کام تھا۔ ان بیرونی ۲۳ خیر خواہان اسلام علما کے علاوہ مدینہ طیبہ کے اس وقت کے موجودہ سب کے سب فضلا بھی اس میں شامل ہو گئے۔ جو وجوہات زوال انہوں نے قرار دئے۔ اور ان کے دفیع کے جو اسباب ان دردمندان اسلام نے تجویز کئے۔ وہ انہی میں سے ایک بزرگ سیّد ابوالفتّاح المعروف شیخ عبد المنعم بغدادی شرقی نے ایک ضخیم کتاب جس کا نام انہوں نے مختار الکونین رکھا تھا۔ قلمبند کر دئے۔

اس کتاب میں وہ اکثر امور مذکور ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہمارے دیکھتے دیکھتے جاپان نے ایسی اعلےٰ ترقی کر لی۔ اور یورپ کی بعض سلطنتوں نے دنیا بھر کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے لازمی تعلیم اور صنعت و حرفت کے عام رواج کی ضرورت۔ اور قومی تجارت کی حفاظت کے مفید نتائج۔ عدل و انصاف کی ترویج اور رعایا برایا کے لئے راحت رساں قوانین کی تنضیبط۔ اور حکام و عمال کے مظالم سے ناتوانوں کو محفوظ رکھنے کی تدابیر۔ عورتوں کے حقوق۔ محاصل و مالیات کے مسائل۔ ظلم و فساد اور جور و عناد کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والے اسباب۔ محتسبوں۔ کوتوالوں۔ منصفوں۔ ججوں۔ مفتیوں۔ قاضیوں۔ تحصیلداروں۔ ڈپٹی کمشنروں۔ اور گورنروں تک کے فرائض اور مجلس شوریٰ کے فضائل۔ اور مسلمانوں کی سوشل (تمدنی) اصلاحات۔ اور یتیموں مسکینوں۔ اسیروں۔ مریضوں۔ اور مسافروں کی دستگیری کے نہایت عجیب ضوابط اور کجرو بادشاہوں۔ امیروں۔ وزیروں کو راہ راست پر لانیکی پرحکمت تجاویز اور قومی کیرکٹر و اخلاق کو اعلےٰ پیمانہ پر پہنچانیکے بہترین وسائل کے علاوہ انہیں دلچسپ ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قابل قدر قیمتی نصائح پیش کی گئی ہیں۔ علاوہ برآں خود جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جیسے مشہور و معروف صاحب قلم فاضل کے پر منفعت تبصرہ نے جو اسکے ساتھ ہی شایع کر دیا گیا ہے سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قسم کا ہے قیمت باایں ہمہ ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک تین آنے ۳ر علاوہ صرف ہوگا۔

عبد الرحیم و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی	فہرست کتب درخواست آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے۔

(فیض محمد خوشنویس)

ahmadimuslim.de

مفید کتابیں

۴۴/۵۲

تحقیقات جدید و امراض شدید جناب ڈاکٹر شریف حسن صاحب پانی پتی نے اپنی ۱۶ سالہ گورنمنٹ سروس کے اثنا میں طبی تحقیقات و پریکٹس کی بنا پر یہ شاندار کتاب لکھی ہے جس میں جملہ امراض وبائیہ اور متعدیہ کے اسباب و علامات اور ان کے سہل الحصول علاج و مجربات درج کرکے پبلک پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ یورپ و امریکہ اور ایشیا کی تمام جدید تحقیقات کا عطر کھینچکر دکھدیا ہے۔ حاذق الملک نواب محمد اجمل خاں صاحب دہلوی کی پسندیدہ۔ اصلی قیمت ۸ رعایتی صرف

الغزالی - یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رح کی سوانحعمری - جس کے پہلے حصہ میں ولادت سن رشد - تحصیل علوم - دربار کا تعلق - نظامیہ کی تدریس - ترک تعلقات - سفر عزلت نشینی حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے۔ مولفہ علامہ شبلی مرحوم اصلی قیمت ۸ رعایتی ۴/۱

سفرنامہ مصر - روم - شام - علامہ شبلی نے ان اسلامی ممالک کی سیاحت کے بعد ان مقامات کے حالات - ترکوں کے تمدن - معاشرت - دلچسپ حربی واقعات قسطنطنیہ بیروت - شام - مصر - بیت المقدس کے متعلق اجمالی کیفیات - تاریخی عمارات - سررشتہ تعلیم - دار العلوم - مدارس - بورڈنگ - طلباء کی تربیت - کتبخانہ - اخبارات - مشہور باشندوں اور ارباب کمالات کی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے۔ دلچسپ اور پر معلومات ہے۔ رعایتی قیمت ۴/۱

سیرۃ النعمان - سراج الملت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کی سوانحعمری مفصل و مکمل مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت ۳

الہارون - خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانحعمری - اسلامی شان و شکوہ کا نظارہ مولفہ علامہ شبلی نعمانی رعایتی قیمت ۴/۱

المامون - مامون الرشید کی سوانحعمری - تاریخی حالات - فتوحات ملکی - مع رسالہ جزیہ - رعایتی قیمت ۴/۱

سیرت عثمان - یعنے ذو النورین امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی مقدس سوانحعمری ۶

تذکرۃ الحسین - ابو عبد اللہ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری اور مصائب کربلا کے حالات ۴

گوشت خوری - یعنے پریذیڈنٹ صاحب آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر اور پریذیڈنٹ صاحب اسلامک ڈیبیٹنگ کلب (اسلامی مجلس مناظرہ) امرتسر کا تحریری مباحثہ۔ آریوں کی شکست اور اسلام کی فتح کا نظارہ ۳

فاتح قادیان مرزائی مناظر اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے اس مباحثہ کی روئداد جس میں مولانا ممدوح کو فتح پانے پر تین سو روپیہ انعام ملا قیمت ۱

ملنے کا پتہ مفتی مولا بخش کشتہ امرتسر و ڈھاب کھٹیکاں (پنجاب)

مومیائی

۳۰/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد و عورت - بوڑھے - بچے - جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳ پاؤ پختہ ۶ مع محصولڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مظفر خاں صاحب بیڈ حوالدار لکھنؤ سے رقمطراز ہیں کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک مومیائی روانہ کریں۔ ۱۷ مارچ ۱۵ء

جناب ایم عبد الغفور صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ جناب سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ایک چھٹانک مومیائی اور جلدی ارسال فرمادیں۔ ۲۴ مارچ ۱۵ء

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب مینجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک دفعہ آپ کی مومیائی کی ارسال کر چکا ہوں جسے آپ نے پارسل بھیجدیا ہوگا۔ میں کہاں تک آپکی اس مومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ عجیب سود مند چیز ہے۔ اب ایک چھٹانک شکر اللہ صاحب محمد داماں گر کے نام بھیجدیجئے ۱۸ مارچ ۱۵ء

جناب مرزا ناصر حسین صاحب وضع تھابیں سے لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی مجکو مولوی علی احمد صاحب نے منگوادیا تھا۔ اس سے فائدہ اٹھایا۔ اس لئے ایک چھٹانک اور منگاتا ہوں۔ ۱۰ اپریل ۱۵ء

ملنے کا پتہ پروپرائیٹر محمد یٰسین الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر

ماچوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر ستی گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و ایڈیٹر نے شائع کیا